بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل روزنامہ قادیان

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنج شنبہ

جلد ۳۱	۱۷ رماہ احسان ۱۳۲۲ھش	۱۲ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ	۱۷ رماہ جون ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ راحسان ۱۳۲۲ہش سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق رپورٹ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری جہت پور کے جلسے سے واپس تشریف لے آئے۔

مولوی محمد جی صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی مدرسہ احمدیہ سے احمدیہ نصرت گرلز ہائی سکول میں اور مولوی عطاء الرحمٰن صاحب گرلز سکول سے مدرسہ احمدیہ میں تبدیل ہو کر آ گئے۔ مدرسہ ہذا کے سٹاف اور طلباء کی طرف سے انکے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی اور ایڈریس پیش کیا گیا۔

آج صبح چودھری عبد المجید صاحب بی۔ اے مینجر الفضل کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ

مذہب کی لطافتیں اور روحانی بلندیاں

معزز معاصر احسان میں کچھ عرصہ سے ایک خوشگوار تغیر دیکھنے میں آرہا ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ مذہب اور اسلام کے ساتھ حسن عقیدت اور اس کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنے کا اظہار اس میں گاہے گاہے ہوتا رہتا ہے لیکن افسوس ہے کہ احسان کے مقالہ نگار حسن عقیدت کے باوجود اسلام کے حقیقی حسن اور اسکی دلکشی کی تفاصیل سے محروم نظر آتے ہیں۔ ہم بھی کبھی کبھی اس کے شائع کردہ مضامین پر کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں جس کا مقصد کوئی چھیڑ چھاڑ یا خواہ مخواہ کی مخالفت نہیں۔ بلکہ یہ اور صرف یہ ہے کہ صاحب موصوف آگے قدم بڑھائیں اور اسلام کے حقیقی محاسن کو بھی پانے کی طرف توجہ دیں۔ اور خود مستفید ہو کر دوسروں کو فائدہ پہونچانے والے بنیں۔

"مذہب اور مادیت" کے عنوان سے ۱۲ جون کی اشاعت میں ایک مقالہ چھپا ہے۔ جس کے دوران میں لکھا ہے کہ "اس وقت مذہب کا تصور عوام کے ذہن سے اڑتا جا رہا ہے۔ اور عوام اس لئے مجبور ہیں۔ کہ ان کا ماحول کچھ اس قسم کا ہو گیا ہے۔ کہ مذہب کو نزدیک نہیں آنے دیا جاتا۔ اگر موجودہ دور کی تصویر کھینچی جائے تو ہمیں سب سے پہلے یہ محسوس ہوگا۔ کہ مادہ پرستی نے ہمارے دلوں میں اس قدر گھر کر لیا ہے۔ کہ ہمیں فرصت ہی نہیں ملتی۔ کہ ہم مذہب کی لطافتوں اور روحانی بلندیوں کی طرف ایک نگاہ ڈال سکیں"۔

جو کچھ لکھا گیا ہے حرف بحرف درست ہے۔ مگر خدا کے لئے اتنا تو غور کریں۔ کہ مذہب کی وہ کونسی لطافتیں اور روحانی بلندیاں ہیں۔ جن کی طرف آج نگاہ نہیں ڈالی جاتی۔ عقائد کی معقولیت اور دلائل کے ساتھ دیگر مذاہب کے عقائد و احکام پر اس کی فضیلت بے شک بڑی خوبی ہے مگر یہ تو محض ایک زبانی بات ہے۔ روحانی بلندی اور مذہب کی لطافتوں کا تعلق تو قلبی کیفیات سے ہے۔ اور یہ چیز ایسی ہے کہ اسکے اثرات ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ آپ لوگ غور فرمائیں کہ آج مسلمانوں میں کون ہے۔ جو روحانی بلندی کے حاصل ہونے کا دعوےٰ کر سکے۔ اور پھر اس انعام کے اثرات سے اس کا ثبوت پیش کر سکے۔ اگر کوئی ہے تو اسے پیش کریں۔ اور اگر نہیں۔ تو پھر اسلام اور دیگر ادیان کے متبعین میں جہاں تک مذہب کی لطافتوں اور روحانی بلندیوں کا تعلق ہے۔ کیا فرق باقی رہ جاتا ہے۔ اور جہاں تک تعلق باللہ کے پیدا کرنے کا سوال ہے۔ اسلام اور دیگر مذاہب میں ابہ الامتیاز کیا ہے۔ اگر ہمارا معاصر اس سوال پر اس رنگ میں غور کرے۔ اور معلوم کرے کہ اسلام اپنے ماننے والوں میں کونسی ایسی چیز پیدا کرتا ہے۔ جو آج کسی اور مذہب کے کسی ایک پیرو میں نظر نہ آتی ہو۔ تو وہ بڑی آسانی سے حقیقت تک پہونچ سکتا ہے۔

مادیت کا زور اور مادہ پرستی کے دلوں میں گھر کر جانے کے بارہ میں جو کچھ کہا گیا۔ اس سے بھی اختلاف کی گنجائش نہیں۔ لیکن یہاں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ دنیا کو اس نقصان سے بچانے کی کیا صورت ہوگی۔ اور مذہب کو اس خطرہ سے کسطرح محفوظ کیا جائے گا۔ اخبارات میں زوردار مضامین کی اشاعت۔ بعض لیڈروں کی تقاریر میں اسکی مذمت اور بعض دردمند دلوں میں اسکا احساس تو اس کا صحیح علاج نہیں ہوسکتا۔ پھر اس صورت کی اصلاح کسطرح ہوگی۔ اسپر غور ضروری ہے۔ اور پھر مذہب کا

ایک نہایت ضروری یاد دہانی

احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مرض میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افاقہ ہوجانیکی خوشکن خبر پہونچ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے احباب کو دعاؤں کا سلسلہ برابر جاری رکھنا چاہیئے اجتماعی و انفرادی دونوں طریق پر دعائیں کی جائیں۔ جو دوست روزے رکھ سکیں۔ وہ جمعرات اور پیر کے روزے رکھیں اور تہجد میں دعائیں کریں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

قادیان ۱۶ احسان۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق آج صبح ۱۰ بجے کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کا ٹمپریچر کل دن کے پہلے حصہ میں چھ سات گھنٹے نارمل رہا۔ ۳ بجے کے قریب ۹۹ ہو گیا۔ سوا پانچ بجے حضور بذریعہ ایمبولنس کار ایکسرے کروانے کے لئے امرتسر تشریف لے گئے۔ راستہ میں ضعف۔ اور کھانسی کی شکایت رہی۔ ½۸ بجے امرتسر میں ایکسرے ہوا۔ اور کچھ دیر توقف کے بعد حضور واپس روانہ ہو کر رات کے بارہ بجے کے قریب قادیان پہونچے۔ واپسی پر طبیعت بہتر تھی۔ درجہ حرارت ۹۸.۷ تھا۔ اور نبض نارمل تھی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ صبح ۶ بجے ٹمپریچر ۹۷.۶ تھا۔ اس وقت یعنی آج صبح ۱۰ بجے ۹۸ ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ؂

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے ماتحت احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو جماعتیں اور دوست حضور کی شفایابی کے لئے صدقہ کے طور پر بکرے وغیرہ ذبح کر رہے ہیں۔ وہ بجائے بکرے ذبح کرنے کے اس رقم کو غربا کے لئے غلہ مہیا کرنے کے فنڈ میں جمع کرا دیں۔ تاکہ اس سے جماعت کا نادار اور غریب طبقہ دیرپا فائدہ اٹھا سکے۔ جو دوست حضور کی خدمت میں صدقہ کے لئے روپے بھجوا رہے ہیں۔ حضور وہ بھی غربا کے لئے گندم خریدنے میں خرچ فرما رہے ہیں ؂

(پرائیویٹ سیکرٹری)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا

میرے پیارے اللہ میری جان اللہ
میری جان ہو تجھ پہ قربان اللہ

تو کافی تو شافی ہے سب کا خدایا تو خالق تو مالک ہے ربّ البرایا
تو وہ ہے کہ روتوں کو جس نے ہنسایا جو ہنستے تھے پل بھر میں ان کو رلایا

میرے پیارے اللہ میری جان اللہ
عطا کر مجھے اپنا عرفان اللہ

تجھی سے ہے اب التجا میرے پیارے تو سنتا ہے اس کی تجھے جو پکارے
میری ایک سن لے دعا آج بارے کہ آیا ہوں دل میں لئے درد سارے

میرے پیارے اللہ میری جان اللہ
دعا میری سن لے تو اس آن اللہ

مسیح محمد کا محمود پیارا مکرم مقدس خلیفہ ہمارا
غریبوں کا ہمدرد اور اک سہارا نہیں جس کی تکلیف ہم کو گوارا

میرے پیارے اللہ میری جان اللہ
تو کر اس کی صحت کے سامان اللہ

دے محمود کو صحت جاودانی کہ تیرے نبی کی ہے زندہ نشانی
تو اب اپنی رحمت کا برسا دے پانی اور ہم بے کسوں پر یہ کر مہربانی

میرے پیارے اللہ میری جان اللہ
تو کر دے میرے پورے ارمان اللہ

ہمارے خلیفہ کو صحت عطا کر اسے دین و دنیا میں نصرت عطا کر
ہمیں اپنی جانب سے نعمت عطا کر خوشی اور راحت کی دولت عطا کر

میرے پیارے اللہ میری جان اللہ
رہے تیرا ہر وقت احسان اللہ

خلیفہ کی صحت کا سامان کر دے جو مشکل ہے اس کو تو آسان کر دے
الٰہی جماعت پہ احسان کر دے خلیفہ کو اچھا اے رحمان کر دے

میری جان ہو تجھ پہ قربان اللہ
میرے پیارے اللہ میری جان اللہ

(از ڈاکٹر احسان علی قادیان)

حضرت امیرالمومنین کے لئے دعائیں اور صدقات

دارالرحمت "مختلف اوقات میں حضور کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ انصار خدام اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۱۲۵ روپے کا کھانا اور گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا۔ خاکسار محمد حسین سیالکوٹی دارالعلوم۔ لجنہ کی طرف سے ۵ روپے بواسطے صدقہ دیئے گئے۔ اور ۱۷ روپے کا کھانا پکا کر غریبوں کو کھلایا گیا۔ نیز حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کی گئیں۔ ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی نے برکات خلافت پر تقریر کی۔ اور خاکسارہ نے بھی دعا کے متعلق الفضل سے ایک مضمون پڑھا۔ اس کے بعد پون گھنٹہ حضور کے لئے دعا کی گئی۔ (مسعودہ پریذیڈنٹ لجنہ)

زمیندار احباب کو یاددہانی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال زمینداروں کی حالت بہت اچھی ہے۔ اور فصل بھی بہت اچھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکریہ میں بعض احباب نے نہ صرف اپنا چندہ سال نہم ۳۱ مئی تک ادا کر لیا ہے۔ بلکہ بعض نے اپنی آمدنی کے تناسب کے ساتھ چندہ میں نمایاں اضافہ بھی کر لیا ہے۔

چنانچہ چوہدری نورالدین صاحب فریدآباد چک ۶/۱۱ ای۔ بی جنہوں نے اس سال کا چندہ پیشگی ادا کیا ہوا ہے۔ آپ نے جب حضور کا خطبہ سال نہم پڑھا۔ تو اس میں ۱۲۵ کا اضافہ کیا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے ان کی فصل پر خاص فضل کیا۔ تو انہوں نے ایک سو روپیہ مزید ادا کر کے اب سال نہم کا چندہ کل ۲۳۲ روپے ادا کر لیا۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء

زمیندار احباب کو یاد ہو گا۔ کہ حضور ایدہ اللہ ان کے لئے فرما چکے ہیں۔ کہ ان کا چندہ تحریک جدید بہرحال زیادہ سے زیادہ ۱۵ جولائی تک ادا ہو جانا چاہیئے۔ جیسا کہ فرمایا زمیندار احباب کوشش کریں۔ کہ جون کی ۳۰ تاریخ تک یا جولائی کی ۱۵ تاریخ تک اپنا چندہ ادا کر دیں۔ اس عرصہ میں ان کی فصل فروخت ہو جائے گی۔ اور انہیں اپنی رقم کے ادا کرنے کا موقع مل جائے گا۔

ایک حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جو ۳۱ مئی تک ادا کر چکا ہے۔ مگر بیشتر حصہ رہتا ہوا ہے۔ اس لئے زمیندار احباب نوٹ کر لیں کہ اگر ان کا چندہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں سو فی صدی داخل ہو جائے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ وہ اپنی آمدن کے اضافہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی زیادہ خرچ کریں۔ تو انہیں زیادہ ثواب ہوگا۔ اور وہ سابقون اولون کی صف اول میں بھی آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

غیر مسلموں میں تبلیغ کے مؤثر ذرائع

یہ وہ لیکچر ہے جو مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صدارت میں ۲۰ مئی کو بدار التبلیغ میں دیا۔

غیر مسلموں میں سے ہمارے ارد گرد بالعموم تین قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں سکھ آریہ سناتنی ہر ایک کی نفسیات الگ الگ ہیں۔ جس قوم کو تبلیغی رنگ میں ہم مخاطب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے۔ کہ ہمیں ان کی نفسیات کا کچھ نہ کچھ علم ہو۔ تبلیغ میں ایک بات کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ یہ کہ تبلیغ کا مطلب دوسرے کو قریب لانا ہے۔ اگر ہم کسی وجہ سے قریب نہیں لا سکتے تو کم از کم دور بھی نہ کریں۔ ایک مبلغ کا کام وکیل سے زیادہ کٹھن ہے۔ ایک وکیل کا صرف یہ فرض ہے۔ کہ وہ جج کو قائل کردے۔ وکیل کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ کہ فریق ثانی بھی قائل ہوتا ہے یا نہیں۔ مگر ایک مبلغ کا یہ فرض ہے کہ وہ فریق ثانی کو قائل کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مخاطب کے میلان طبع یا ذہنیت یا نفسیات کو کسی مرحلہ پر بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ اول اس بات کو لیجئے۔ کہ سکھ صاحبان کی نفسیات کیا ہیں۔ جہاں تک میں نے اس بات پر غور کیا ہے۔ بالعموم آپ سکھوں کا ظاہر اور باطن یکساں پائیں گے کپٹ کم ہوگا۔ اور پھر انہیں اپنے بزرگوں کا بے حد گرویدہ پائیں گے چنانچہ ان کے ہاں یہ ایک مشہور مقولہ ہے۔

گورو گوبند دونوں کھڑے کس کے لاگوں پائے
بلہارے گورو اپنے جن گوبند دیا ملائے

یعنی ایک سکھ کے سامنے گورو اور خدا دونوں کھڑے ہیں سکھ اپنے دل میں سوچتا ہے کہ پہلے کس کے پاؤں پڑنا چاہیئے۔ اس کا دل یہ جواب دیتا ہے کہ اسے گورو کے سامنے ہی جھکنا چاہیئے۔ جن کی مہربانی سے خدا کی زیارت نصیب ہوئی۔ ایک سکھ ذہنیت کا آپ ایک حد تک اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اب آریہ ذہنیت کو لیجئے آریہ صاحبان کو آپ بالعموم آزاد خیال پائیں گے سوامی دیانند صاحب بمقام امرتسر لیکچر کے بعد اپنے جائے رہائش پر پہنچنے کے لئے گاڑی پر سوار ہو رہے تھے۔ اور سوامی جی نے ویدوں کو اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ سردار جواہر سنگھ صاحب جو سنگھ سبھا امرتسر کے پریذیڈنٹ اور سوامی صاحب کے ملنے والوں میں سے تھے۔ سوامی جی کی نظر پڑ گئے۔ سوامی جی نے سردار جواہر سنگھ صاحب کو گاڑی میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ سردار صاحب نے جواب دیا۔ کہ سوامی جی گاڑی میں جگہ نہیں۔ سردار جواہر سنگھ کے لئے جگہ نکالنے کے واسطے سوامی جی نے ویدوں کے احترام کو نظر انداز کر دیا۔ وہ کس طرح نظر انداز کیا۔ میں اس کی تشریح میں نہیں جانا چاہتا۔ اس پر سردار جواہر سنگھ نے کہا۔ کہ سوامی جی! یہ تو وید ہیں۔ سوامی صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ حروف اور کاغذ ہیں۔ اصل چیز تو ویدوں کا گیان ہے۔ اس کا تعلق بیدار مغز سے ہے کسی چیز کا کچھ نہیں۔

اب لیجئے سناتنی صاحبان کو۔ سناتنی صاحبان تو عجوبہ پرست اور معجزوں کے گرویدہ ہیں۔ چنانچہ رامائن میں یہ لکھا ہے۔ کہ جب شری لچھمن جی لڑائی میں زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئے۔ تو حکیم نے ان کے لئے ایک پہاڑ کی جڑی بوٹی تجویز کی۔ اور شرط یہ تھی۔ کہ اگر یہ جڑی بوٹی سورج نکلنے سے پہلے پہلے استعمال ہو سکے۔ تو لچھمن جی کی زندگی بچ سکتی ہے ورنہ مشکل۔ ہنومان جی کو اس بوٹی کے لانے کے لئے بھیجا گیا۔ وہ جا کر بوٹی کی شناخت کے متعلق شبہ میں پڑ گئے۔ اس لئے اس نے اپنے دائیں ہاتھ پر سب پہاڑ کو ہی اٹھا لیا۔

پھر انہیں معلوم ہوا۔ کہ سورج منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے ہی طلوع ہو جائے گا اس لئے انہوں نے سورج کو اپنی بائیں بغل میں دبا لیا۔ اور منزل مقصود پر پہنچ کر اور یہ دوا لچھمن جی کو استعمال کروا کر پھر انہوں نے اپنی بغل سے سورج کو رہائی دی۔ تو اس وقت دوپہر تھی۔

اب لیجئے اچھوتوں کو۔ اچھوتوں کی نفسیات یہی ہے۔ کہ ان سے محبت سے بولو۔ نفرت نہ کرو۔ اور انہیں ذلت کی حالت سے اوپر اٹھاؤ۔

اب میں ان چار گروہوں کے متعلق علیحدہ علیحدہ عرض کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں سکھ صاحبان کو لیتا ہوں۔ یہ ضروری ہے کہ جس قوم کو آپ تبلیغ کر رہے ہوں اس کے سامنے آپ ایسے اصول اور باتیں رکھیں۔ جس سے ان کی اجنبیت دور ہو۔ اور مخاطب یہ سمجھے۔ کہ متکلم میرا ہمدرد اور مجھ سے بہت قریب ہے۔ کیونکہ جب تک ہم دوسرے کی اجنبیت کو دور نہیں کریں گے۔ تبلیغ مؤثر ثابت نہیں ہوگی۔ لہذا سکھ صاحبان کو تبلیغ کرتے وقت آپ سب سے پہلے ان کی توجہ اس طرف دلائیں۔ کہ ہمارے اور آپ کے اصول بہت ملتے جلتے ہیں۔ اور ہم ایک دوسرے کے بہت قریب بلکہ قریب تر ہیں۔ مثلاً ہم بھی توحید کے قائل ہیں۔ اور آپ بھی اور آپ بھی ارداس یعنی دعا کے قائل ہیں اور ہم بھی۔ بلکہ ہمارا اور آپ کا دعا کرنے کا طریق بھی قریباً یکساں ہے۔ آپ بھی جتھہ بندی کے قائل ہیں اور ہم بھی اگر آپ کے ہاں جتھہ دار ہے تو ہمارے ہاں امیر جماعت۔ آپ بھی گوشت خور ہیں اور ہم بھی۔ آپ بھی وضو کی طہارت کے قائل ہیں اور ہم بھی۔ ہاں یہ بات دوسری ہے۔ کہ آپ کے ہاں وضو کو پنج اشنانہ کہتے ہیں۔ آپ کے ہاں بھی داڑھی ضروری ہے اور ہمارے ہاں بھی۔ باقی سوال کچھ کمی بیشی کا رہ جاتا ہے۔ آپ کے ہاں بھی نکاح بیوگان جائز ہے۔ اور ہمارے ہاں بھی۔ آپ بھی کثرت ازدواج کے قائل ہیں اور ہم بھی۔ آپ بھی لمبا کرتہ اچکن اور تنگ پاجامہ پہنتے ہیں۔ اور ہم بھی۔ کیونکہ لمبا کرتہ مسلم صوفیا کا لباس ہے۔ اچکن اور پاجامہ مغلیہ بادشاہوں کا۔ نہ دھوتی سے ہم روادار اور نہ آپ۔ آپ کے ہاں بھی زیادہ محنت مزدوری کرنے والے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ہاں بھی۔ آپ بھی فوجی لوگ ہیں۔ اور مسلمان بھی۔ سؤر مسلمانوں کے ہاں بھی نجس ہے۔ اور آپ کے ہاں بھی جیسا کہ شری گرنتھ صاحب کے اس قول سے عیاں ہے

ہک بھگت بھگوان جیہیں پران سے ناہیں من
جیسے سو کر سوان تانگ جانوں تاہیں تن

یعنی جس شخص کے دل میں خدا کی محبت نہیں وہ ایسا ہی نجس اور پلید ہے۔ جیسا کہ کتا اور سؤر۔

آپ بھی گو اہ پرشاد کے گرویدہ ہیں اور مسلمانوں کے ہاں بھی یہ کوئی کم مرغوب چیز نہیں۔ جیسا کہ اس مشہور مقولہ سے عیاں ہے۔ المومن حلوا یحب الحلوہ۔ کیونکہ مسلمان بھاؤ سے میٹھا ہے۔ اس لئے اسے حلوہ سے محبت ہے۔

پھر ان کے سامنے شری گورو گرنتھ صاحب کا یہ قول کہ

کل پران کتیب قرآن
پوتھی پنڈت رہے پران

یعنی اس کلجگ۔ مراد فیج اعوج کے زمانہ میں قرآن مجید ہی قابل قبول ہے۔ اس کے بالمقابل پوتھی پنڈت اور پران رہ چکے ہیں۔ یعنی ان کا زمانہ جاتا رہا ہے۔ پھر آپ یہ بھی پیش کیجئے کہ شری گورو گرنتھ صاحب ویدوں کے متعلق یہ کہتا ہے۔

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس
ہر نام چت نہ آوئی نہ نج گھر ہووے واس

پھر آپ شری گرنتھ صاحب کے ان اقوال کو پیش کیجئے:-

عیب تن چکڑ دیہہ من میندکو کنول کی سار نہیں مول اے
بھنورا استاد نت بھاکھیا بولے کیوں بوجھے جاں بجھائے
آکھن سنا پون کی بانی ایہہ من رتا مایا
خصم کی ندر دلیں پسندی جنہیں ایک کر دھیایا
تینہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائے

شری مہاراجہ فرید کوٹ بہادر نے جو اچھے گیانیوں کے ذریعہ شری گرنتھ صاحب کی شرح کروائی ہے۔ اس میں بھی ان اقوال کے یہ معنے کئے گئے ہیں

"خدا کے وہی مقبول ہیں۔ جو ایک کی پوجا کرتے۔ تیس روزے رکھتے اور پانچوں وقت کی نماز پڑھتے ہیں۔ تا کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ شیطان راستبازوں کی فہرست سے ان کا نام کاٹ دے"

پھر شری گورو گرنتھ صاحب میں یہ ارشاد بھی ہے۔

اسٹھے پہر بھوندے رہن کھاون سندڑے سول
دوزخ پوندے کیوں رہن جاں چت آئے رسول

اس جگہ رسول کا لفظ نمایاں ہے۔ کوئی سکھ دوست یہ کہے۔ کہ اس جگہ رسول سے مراد کچھ اور ہے۔ سو اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ سکھوں کے فاضل اجل سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ جی نے رسول کے معنی اسلام کا پیغمبر لئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اوتار یا دیوی دیوتا کے متعلق شری گرنتھ میں کیا لکھا ہے۔ اس کے متعلق شری گرنتھ جی کا ارشاد یہ ہے۔

دیوی دیوتا پوجئے بھائی کیا مانگے کیا دے۔

یعنی دیوی دیوتا کی پرستش کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ وہ تمہیں دے ہی کیا سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض ناواقف سکھ صاحبان گائے اور شری گورو گوبند سنگھ جی کے لڑکوں کے متعلق آپ سے سوال کریں سو اس کے متعلق آپ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ سکھ مذہب میں گائے کی پوجا کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ چنانچہ شری گرنتھ صاحب بسنت کبیر میں یہ لکھا ہے۔

گوبر جوٹھا چونکا جوٹھا جوٹھی دی کارا

اس شلوک میں گائے کے گوبر اور اس کے ذریعہ چونکا دینے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ پھر رہت نامہ بھائی جو پا سنگھ میں درج ہے۔ کہ باورچی خانہ میں نہ تو گائے کے گوبر کے اپلے ہی جلائے جائیں۔ اور نہ ہی گائے کے گوبر سے چونکا دیا جائے۔ ورنہ وہ ناپاک ہو جائے گا۔

پھر آسا محلہ ۳ میں درج ہے:-

مل موت موڑھ جے مگدھ ہوئے
سب لگے تیری سیو۔

یعنی جن لوگوں کو گائے کے گوبر اور پیشاب سے محبت تھی۔ جب وہ شری گورو صاحب کے چرنوں میں آئے۔ تو ان کو ان چیزوں سے نجات مل گئی۔

اب میں شری گورو گوبند سنگھ صاحب کے لڑکوں کا معاملہ لیتا ہوں۔ جب گورو صاحب قلعہ چمکور میں محصور ہو گئے تو انہوں نے رات کے وقت اپنے دو صاحبزادوں کو معہ والدہ مکرمہ کے قلعہ سے باہر نکالا۔ اور یہ مختصر سا قافلہ اپنے خاندانی براہمن گنگو رام کے ہاں موضع کھیڑی میں پناہ گزیں ہوا اس براہمن دیوتا کا دل بدل گیا۔ پہلے تو اس قافلہ کے پاس جو کچھ مال و متاع تھا۔ اس پر ہاتھ صاف کیا۔ پھر راتوں رات ہی نواب سرہند کو جا کر اطلاع دی۔ نواب کے سامنے ان بچوں کی پیشی ہوئی۔ اور دربار سے مشورہ طلب کیا گیا۔

اتفاق حسنہ سے نواب شیر محمد خان والئے مالیر کوٹلہ بھی دربار میں موجود تھے انہوں نے کہا۔ "کہ اگر بر سر جنگ میں تو ان کے والد۔ ان معصوم بچوں کا کیا قصور۔ لہٰذا ان بچوں کو فوراً چھوڑ دینا چاہیئے۔"

نواب سرہند چھوڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ مگر گنگو رام براہمن اور نواب سرہند کے وزیر دیوان سچا نند نے ان پر اصرار کیا۔ کہ ان لڑکوں کو نہ چھوڑا جائے اور اپنی تائید میں دیوان سچا نند نے یہ کہا۔ "افعی را کشتن و بچہ اش را نگہداشتن کار خردمنداں نیست۔ چرا کہ گرگ زادہ آخر گرگ شود"

معصوم بچوں کے ساتھ جو ہوا بہت برا ہوا۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ نہ تو یہ شریعت کے فتوے سے ہوا۔ اور نہ ہی سلطنت کے حکم سے۔ جب اورنگ زیب علیہ الرحمت کو معلوم ہوا تو انہوں نے نواب کو ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ حالانکہ اس وقت کی نوابی نسلاً بعد نسل چلا کرتی تھی۔ یوں سمجھئے کہ ایک نواب کو ہمیشہ کے لئے کنگال بنا دیا۔ اس فعل کی زیادہ ذمہ واری کس پر پڑتی ہے۔ نواب پر یا دیوان سچا نند اور گنگو رام براہمن پر یا حکومت پر۔ اسے میں ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔

پھر گورو صاحب جب خود رات کے وقت اس قلعہ سے نکل کر بمقام ماچھی واڑہ پہونچے۔ اور اپنے مرید گلاب داس مسند کے ہاں ٹھہرنا چاہا۔ تو اس نے یہ کہہ کر کہ آپ حکومت کے باغی ہیں ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ وہ شخص صرف مرید ہی نہیں تھا۔ بلکہ گورو صاحب کا وظیفہ خوار بھی تھا۔ ایسے نازک وقت میں گورو صاحب موصوف کو پناہ دی تو ماچھی واڑہ کے غنی اور نبی خان دو پٹھان بھائیوں نے۔ جب شاہی جاسوس گورو صاحب کی تلاش کرتے ہوئے ان دو پٹھان بھائیوں کے پاس پہونچے۔ تو ان دو پٹھانوں نے شاہی جاسوسوں کو یہ جواب دیا۔ کہ یہ گورو صاحب نہیں۔ ہمارے پیر ہیں۔ جو اوچ سے تشریف لائے ہیں۔

ولیر خاں سپہ سالار کو اطلاع دی گئی۔ انہوں نے کہا اچھی بات ہم آپ کے پیر صاحب کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان دونوں بھائیوں معہ چند ایک شریف مسلمانوں کے پورے احترام سے گورو صاحب کی پالکی کو اٹھایا۔ اور پورے دس کوس کے فاصلہ پر سپہ سالار کے پاس لے گئے یہ امر واقعہ ہے۔ کہ پوشاک وغیرہ کے بدلنے سے انسان کی کایا نہیں بدل سکتی سپہ سالار نے یقیناً پہچان لیا۔ مگر اس لئے کہ چند ایک شریف مسلمان گورو صاحب کی حمایت میں ہیں سر آنا پسند نہ کیا۔ بلکہ عزت افزائی کے لئے سپہ سالار نے گورو صاحب کی دعوت کی۔ اس سے مسلمانوں کی گورو صاحب سے سلوک کا کسی حد تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

گورو صاحب جب ساتھ پہاڑی راجاؤں کے بر سر جنگ تھے تو ایسے نازک وقت میں سید بدھن شاہ ساڈھورہ ہی نے اپنے لڑکے کے زیر کمان پانچ ہزار فوج گورو صاحب کی مدد کے لئے بھیجی۔ گو اس جنگ میں سید صاحب کا لڑکا تو مارا گیا۔ مگر پہاڑی راجاؤں کو شکست فاش ملی۔ نہیں! نہیں! سکھ تاریخ اس سے بھی آگے بڑھتی ہے۔ شری گورو ارجن دیو جی مہاراج نے جب دربار صاحب امرتسر کی تعمیر شروع کی۔ تو اس کی بنیاد کی اینٹ رکھنے کے لئے حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے مقدس ہاتھوں کو ترجیح دی گئی حالانکہ اس وقت بڑے بڑے پنڈت اور کھتری رشی منی بھی ہو گئے

مگر برگزیدہ حضرت میاں میر کے ہاتھوں میں ہی نظر آئی۔ اس سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گورو مہاراج کے وقت میں سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات کتنے خوشگوار تھے۔ خدا کرے یہ خوشگواری اب بھی پیدا ہو سکے۔ اگر سکھ اور مسلمان یکساں ساعی ہوں۔ تو یہ خوشگوار فضا شام سے پہلے پہلے پیدا ہو سکتی ہے۔ خدا ہر دو کو توفیق دے۔

اب میں آتا ہوں آریہ سماج کی جانب۔ یہ تو میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ جس قوم میں تبلیغ کرو۔ سب سے پہلے اس کی اجنبیت دور کرو تاکہ وہ ہماری باتوں کو غور سے سن سکے۔ مسئلہ توحید میں آریہ سماج اور اسلام میں اتفاق ہے۔ باقی رہا روح اور مادہ کی ازلیت کا جھگڑا۔ یہ تو فلاسفروں کی دل لگی ہے۔ عوام کو اس سے کیا سروکار؟ ویسے بھی اسلام کے آریہ سماج پر بیشمار احسانات ہیں۔ جون ۱۸۷۷ء میں جب پہلی دفعہ سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج لاہور آئے۔ تو ہندوؤں نے انہیں جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ بلکہ نمایاں مخالفت کی۔ حتی کہ برہمو سماج نے بھی جو ہندو سوسائٹی میں نسبتاً روادار واقع ہوئی ہے، مخالفت کی۔ ایسے نازک وقت میں سوامی جی کے کام آئے تو مسلمان۔ خان بہادر ڈاکٹر رحیم یار خان نے سوامی موصوف کے لئے اپنی کوٹھی خالی کر دی۔ جہاں سوامی صاحب دھڑلے سے اپنے مذہب کا پرچار کرتے رہے۔ اور لاہور کی پہلی آریہ سماج ڈاکٹر رحیم یار خان صاحب کی کوٹھی پر ہی قائم ہوئی۔ اس کے بعد اسی سال ماہ اگست میں جب سوامی جی امرتسر گئے۔ تو امرتسر کے ہندوؤں نے بھی سوامی جی کو جگہ [illegible] انکار کر دیا۔ کام آئے تو مسلمان۔ امرتسر کے مشہور رئیس میاں محمد جان صاحب نے سوامی جی کو اپنی کوٹھی میں جگہ دی۔ جہاں سوامی صاحب بے خوف و خطر اپنے مسلک کی اشاعت کرتے رہے۔ اور امرتسر میں پہلی آریہ سماج میاں محمد جان صاحب کی کوٹھی پر ہی قائم ہوئی۔ ۱۸۷۹ء میں جب سوامی جی بنارس پہنچے تو ہندوؤں نے سوامی صاحب کو جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ نہ صرف انکار بلکہ غیر معمولی مخالفت بھی کی ایسے وقت میں کام آئے تو سر سید جو ان دنوں بنارس میں جج تھے۔ اور جنہوں نے اپنی وسیع کوٹھی سوامی جی کے سپرد کر دی۔ اور جہاں سوامی صاحب بے کھٹکے اپنے خیالات کی اشاعت کرتے رہے۔ اور ۱۸۷۸ء میں جب سوامی صاحب علیگڑھ آئے تو وہاں بھی ہندوؤں نے مخالفت شروع کر دی۔ اس وقت بھی کام آئے تو سر سید جن کی کوٹھی میں سوامی صاحب اطمینان سے اپنے مذہب پر لیکچر دیتے رہے۔ اس سے اندازہ لگائیے۔ کہ مسلمانوں نے بانی آریہ سماج کے ساتھ کیسا غیر معمولی رواداری کا سلوک کیا۔ اب آریہ سماج مسلمانوں کو بیگانہ سمجھے تو کیوں؟

ستیارتھ پرکاش کا پہلا ایڈیشن ۱۸۷۵ء میں چھپا۔ اس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی ذکر نہیں۔ ہاں جو ایڈیشن سوامی صاحب کی وفات کے بعد چھپا۔ اس میں چودھویں باب کی صورت میں مسلمانوں کی نمایاں مخالفت موجود ہے۔ مگر اس کے لئے سوامی دیانند ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ اور ویسے بھی ان دنوں کلام پاک کا کوئی ہندی یا سنسکرت میں ترجمہ موجود نہ تھا۔ اور سوامی صاحب اردو جانتے نہ تھے۔ عربی تو دور کی بات ہے۔ پھر سوامی جی کی طرف سے نکتہ چینی ہوتی تو کیوں؟ اگر یہ کہا جائے۔ کہ اردو ترجمہ دوسرے سے سن کر سوامی جی نے یہ باب مرتب کیا۔ تو یہ ایک محقق کی شان سے بعید ہے۔ کہ وہ دوسرے کی سنی سنائی باتوں پر بھروسہ کرے۔ جیسا کہ خود سوامی صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں یہ لکھا ہے۔ لہذا یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ چودھواں [illegible] باب بعد کی ایجاد ہے۔

عالمگیر مذہب وہ ہوتا ہے جو سب کو یکساں اپیل کرے۔ ہون آریہ سماج کے لئے ویسا ہی ضروری ہے جیسا کہ مسلمانوں کے لئے نماز۔ ہون کے لئے کیسر کستوری صندل اور گھی وغیرہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ اشیاء بہت گراں ہیں۔ آجکل اندازاً کم از کم چالیس روپے ماہوار خرچ آئیگا۔ اور وہ شخص جس کی ماہوار تنخواہ ہی تیس چالیس روپے ہو وہ اس سے اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرے یا ہون کا سامان خریدیگا۔ پھر کستوری کیلئے جیو ہتیا ضروری ہے۔ کیونکہ کستوری نیم مُردہ یا نیم جان ہرن سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ جس کا مطلب یہ کہ کستوری کے لئے نہ صرف جیو ہتیا ہی ضروری ہے۔ بلکہ بے رحمی بھی۔ اور جیو ہتیا آریہ سماج کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ اب آئیے اسلامی ہون یعنی نماز کی جانب اس کے لئے کیا ضرورت ہے۔ صرف ایک لوٹا پانی۔ اگر وہ بھی نہ ملے۔ تو تیمم۔ اب دیکھئے کونسا مذہب اور اس کے اصول عوام سے اپیل کرتے ہیں۔

آریہ سماج کو اعتراض ہے کہ اسلام کثرت ازدواج کا حامی ہے۔ حالانکہ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ راجہ دسرتھ کی تین رانیاں تھیں۔ رشی وسشٹھ کی سو بیویاں۔ مہارشی یاگیہ ولکیہ کی دو۔ شری کرشن جی کی آٹھ۔ اور یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ موجودہ آریوں کی نسبت شری کرشن جی اور مہارشی یاگیہ ولکیہ ویدوں کو زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔ اگر وید کثرت ازدواج کے مخالف ہوتے۔ تو یہ بزرگ ہستیاں کبھی بھی یہ جرأت نہ کرتیں۔

اب لیجئے نکاح بیوگان کا معاملہ۔ نکاح بیوگان کا بدل آریہ سماج کے پاس نیوگ ہے۔ جس کی تشریح میں جانا میں کسی طرح بھی پسند نہیں کرتا۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ اب آریہ سماج نیوگ کو پس پشت ڈال کر نکاح بیوگان کا سہارا لے رہا ہے۔ گویا ان کا دل یہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ اسلامی اصول واقعی بہترین اصول ہیں۔

اب لیجئے سناتن دھرم کو اس مذہب کے پیرو مرنجان مرنج طبیعت کے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں تبلیغ مشکل بھی ہے اور آسان بھی۔ اسلام میں یہ خوبی ہے کہ وہ اپنے ہر پیرو کو ہر بزرگ ہستی کی عزت کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور کسی خطہ کو بھی نبوت کے فیض سے محروم نہیں سمجھتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا یہ ایک مشہور قول ہے۔ کان فی الھند نبیاً اسود اللون اسمہٗ کاھن۔ یعنی ہندوستان میں کاہن نامی ایک نبی گذرے ہیں۔ جن کا رنگ سیاہ تھا۔ اور یہ یاد رہے لفظ کرشن کے معنے بھی سیاہ کے ہیں۔ اس طرح مسلمان شری رامچندر جی کی بھی عزت کرتے ہیں۔ بھوشیہ پران کھنڈ تین شلوک ۵ تا ۶ میں یہ درج ہے:۔

"استنے میں ایک اچاریہ (گورو) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام سے مشہور اپنے چیلوں کے ساتھ آئے۔ راجہ نے عرب دیش کے رہنے والے مہادیو کو پنج گویہ ملے ہوئے پانی سے اشنان کروایا۔ اور چندن سے اس کی پوجا کرکے من میں ایشور سے پرارتھنا (دعا) کی۔ بھوج راج بولا۔ عرب دیش کے باشی (رہنے والے) پاربتی کے ناتھ (خاوند) تجھ کو ہمارا نمسکار ہے۔ ایشور کے بہت ہی پیارے بھگت تجھ کو بار بار میرا نمسکار ہو۔ تو مجھ کو اپنی سیوا میں آیا ہوا بھگت جان۔ اس طرح راجہ کے بچن کو سنکر محمد جی مہاراج نے راجہ کو اشیرواد (دعا) دی۔ اور کہا۔ راجہ ایشور تیرا کلیان کریگا۔"

جن کی کتابوں میں یہ لکھا ہو۔ انہیں شری جگت گورو محمد جی مہاراج کو واجب الاحترام [illegible] مان لینے میں کوئی تردد نہ ہونا چاہئے۔ جبکہ مسلمان شری کرشن جی اور رامچندر جی کو بزرگ ہستیاں تسلیم کرتے ہیں۔ مستورات کا طبقہ بھی تبلیغ کا بہت محتاج ہے۔ مگر مستورات میں تبلیغ مستورات کے ذریعہ ہی نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ ہندو عورت کو میکے اور سسرال سے کوئی ورثہ نہیں ملتا۔ مگر اسلام کیا میکے اور کیا سسرال دونوں جگہ سے عورت کو حصہ دیتا ہے۔ اور پھر حق مہر مزید برآں۔ پھر ہندو مذہب کے مقنن اعظم منوجی مہاراج نے منو سمرتی میں عورتوں کیلئے جو [illegible] دیئے ہیں۔ میں انہیں دہرانا نہیں چاہتا۔ آج تک ہندو تاریخ کوئی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی ہندو عورت حکمران ہوئی ہو۔ مگر مسلم تاریخ میں ایسی [illegible]

ملتی ہیں۔ مثلاً سلطانہ رضیہ۔ چاند بی بی۔ نور جہاں اور بیگم بھوپال وغیرہ۔ گوسائیں تلسی داس جی راماین میں لکھتے ہیں۔ کہ ؎

ڈھول گنوار شودر پشو ناری
یہ سب تاڑن کے ادہیکاری

یعنی ڈھول گنوار شودر حیوان اور عورت یہ بھی کام دیتے ہیں اگر ان کی خاطر داری ہوتی رہے مگر اسلام میں عورت کا پورا احترام موجود ہے۔

اب میں کہلانے والے اچھوتوں کے سوال کو لیتا ہوں۔ ان میں بالعموم کہلانیوالے چوہڑے۔ چمار۔ بھیل۔ گونڈ وغیرہ جو ہندوستان کے اصلی باشندے ہیں شامل ہیں۔ منوجی کا فتویٰ شودروں کے متعلق بہت سخت ہے۔ اتنا سخت کہ اس سے زیادہ ہو نہیں سکتا۔ اگر اتفاق سے بھی شودر کے کان میں وید منتر کی آواز پڑ جائے۔ تو اس کی تعزیر بہت سخت ہے۔ اور اگر کہلانے والا شودر برہمن کے ساتھ بیٹھ جائے۔ تو اس کی سزا کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بالمیکی راماین میں درج ہے۔ کہ ایک دفعہ بارہ سال بارش نہ ہوئی اور بہت قحط پڑ گیا۔ لوگ حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ آخر بڑی جستجو کے بعد اس کی وجہ یہ بتلائی گئی۔ کہ ایک شودر نجات حاصل کرنے کے لئے کسی بن میں ریاضت اور عبادت کر رہا ہے۔ لکھا ہے کہ اس نجات کے خواہشمند تپسوی شودر کو جب قتل کیا گیا۔ تو پھر کہیں جا کر بارش برسی اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ زمانہ سابقہ میں ان بیچارے شودروں سے کیا سلوک کیا جاتا تھا۔ ہم دور کیوں جائیں۔ اب بھی دکن میں اس کا کچھ نظارہ دیکھا جا سکتا ہے۔ وہاں اچھوتوں کے گذرنے کے الگ راستے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے الگ۔ اور وہ لوگ شودروں کے سایہ سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ ہندوستان میں جہاں جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ وہاں وہاں شودروں سے نسبتاً کم نفرت ہے۔ اور یہ سب اسلام کی برکت ہے۔ کیونکہ مسلمانوں میں کوئی شودر اور اچھوت نہیں۔ سب بھائی بھائی ہیں۔ قرآن مجید کا یہ ارشاد اپنے اندر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ یعنی تم میں وہی مکرم اور معزز ہے۔ جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ یہ صرف کہنے تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اس کا عملی نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کیونکہ کہلانے والے غلاموں سے مسلمانوں میں بڑے بڑے شہنشاہ ہو گذرے ہیں۔ ہندوستان میں ۱۲۰۶ء سے ۱۲۹۰ء تک خاندان غلاماں کی حکومت بڑے ٹھاٹھ سے قائم رہی۔ اور خود مصر میں مملوکوں کی حکومت کا عہد جو اپنے اندر استقلال اور شان رکھتا تھا۔ تاریخ اس امر کی بہترین گواہ ہے۔ سبکتگین اور محمود کا عہد بھی تاریخ میں اپنی نظیر آپ ہے۔ اور یہ سب اسلام کی برکت ہے۔ جس نے نہ صرف حیوانوں سے انسان اور انسانوں سے باخدا انسان کر دیا۔ بلکہ کہلانے والے غلاموں اور کنگالوں کو دنیا کا شہنشاہ بنا دیا۔ آؤ ہم سب مل کر آواز بلند یہ کہیں۔

اسلام زندہ باد

اگر اس لیکچر میں کسی صاحب کو کوئی بات پسند آئے تو اس کا سہرا حضرت علامہ میر محمد اسحٰق صاحب کے سر پر ہے۔ جنہوں نے مجھے یہ موقع دیا۔ لہٰذا دوست میر صاحب موصوف کیلئے دعا کریں کہ خدا وند تعالےٰ انہیں تندرست مزاج کیساتھ لمبی عمر بخشے تاکہ مجھ جیسے نکمے لوگوں کو کام کے لائق بنا کر اسطرح خدمت دین کا موقع ملتا رہے۔

یقین حاصل کرنیکا واحد ذریعہ خدا تعالےٰ کا زندہ کلام ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے مگر میں یہی کہونگا۔ کہ یقین حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا کلام ہے۔ جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان پر سے اُترتا ہے۔ تو نئے سرے مُردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ باوجود آنکھوں کے بینا ہونے کے تم آسمانی آفتاب کے محتاج ہو۔ اسی طرح خداشناسی کی بینائی محض اپنے اٹکلوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ بھی ایک آفتاب کی محتاج ہے اور وہ آفتاب بھی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے۔ یعنی خدا کا کلام۔ کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک دلالہ ہے۔ وہ اُترتا ہے اور خدا کا نور اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جس پر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلی اور پوری شان کی عظمت اور قدرت اور برہنہ کرشمہ کے ساتھ اُترتا ہے۔ اُس کو وہ آسمان پر لے جاتا ہے۔ غرض خدا تک پہنچنے کے لئے بجز خدا کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۹۵)

آریہ سماج کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ مثلاً ہر ایک دھارمک سماج جو جگت نیتا پرمیشور کی ہستی پر وشواش رکھتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ ایشور یہ گیان الہام سے انکار کرے۔ کیونکہ انسانی جیون کی اخلاقی بلندی۔ پاکیزگی اور شانتی کے لئے ایشوریہ گیان کی اتنی ہی ضرورت ہے۔ جتنی کہ انسانی جیون کے لئے ہوا۔ پانی اور پرکاش کی۔ اگرچہ دنیاوی باتوں کا گیان ہمیں اپنی عقل سے بھی ہوتا ہے۔ لیکن آتما اور پرماتما کا رشتہ اندریوں سے پرے کی بات ہے۔ اس لئے ادھیاتمک پہیلیوں کو جاننے کے لئے ایشوریہ گیان یعنی الہام کی ضرورت ہے۔

(آریہ گزٹ کا رشٹ نمبر ۱۱ فروری ۱۹۴۳ء صفحہ ۱)

اگر آریہ دوست صرف اسی بات پر غور کریں۔ تو بڑی آسانی سے راہ ہدایت پا سکتے ہیں۔ کیونکہ زندہ اور سچا مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جس کے ماننے والے خدا کا الہام پاکر انسانی جیون کی اخلاقی بلندی پاکیزگی اور شانتی کو پا رہے ہیں۔ اور آج روئے زمین پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی جماعت یا سماج ایسا نہیں ہے۔ جس میں خدا کا کلام پانے والے وجود نظر آتے ہوں۔ آج خدا کو پانے کے لئے بجز احمدیت کے اور کوئی راہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں:۔ "وہ خدا جو اپنے کلام اور کام کے ساتھ میرے پر ظاہر ہوا۔ وہ سب پر غالب ہے۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کرے۔ مخالف مُردے ہیں۔ اور دشمن مرے ہوئے کیڑے ہیں۔ کوئی نہیں جو ان قدرتوں کا مقابلہ کر سکے۔ جو اس کے کلام اور کام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ تمام صفتوں اور کامل قدرتوں کے ساتھ موصوف ہے۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں کوئی اس کا ثانی نہیں۔ وہ جو ہر روز میرے پر ظاہر ہے۔ اور اپنی قدرتیں مجھے دکھلا رہا ہے اور اپنے عمیق در عمیق بھید میرے پر ظاہر فرماتا ہے۔ اس نے مجھے کامل بصیرت بخشی۔ اور اپنی قدرتیں دکھلا کر اور مجھے سچا علم عطا فرما کر اپنے وجود پر مجھے علم دیا ہے۔ تو میں کیونکر اس کو چھوڑ سکتا ہوں۔ میرے لئے جان کا چھوڑنا اس سے زیادہ آسان ہے۔ کہ اس خدا کو چھوڑ دوں جس نے مجھ پر تجلی فرمائی"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۱)

خاکسار فتح محمد احمدی شرما از قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۴۵ منکہ فضل محمد ولد میاں خیر الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر قریباً چالیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۲۲/۴۲ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک مکان پختہ واقع محلہ دار الفضل قادیان قیمتی اندازاً چھ صد روپیہ۔ ۶۰۰/ روپیہ

(۲) نقد جو اسوقت موجود ہے آٹھ صد ستر روپیہ -/۸۷۰ روپیہ

اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی اوسطاً یکصد روپیہ ہے۔ میں اپنی کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ:۔ حصہ جائیداد سے جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دوں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جاوے۔ فقط۔ العبد:۔ فضل محمد ولد میاں خیر الدین صاحب مرحوم ساکن محلہ دار الفضل قادیان حال وارد محلہ باؤلی رام دیال فیروز پور شہر۔ گواہ شد:۔ جمعدار محمد رشید الدین احمدی محلہ دار الرحمت قادیان گواہ شد:۔ محمد صدیق واقف زندگی دار المجاہدین قادیان ۱-۵-۲۲/۴۲

نمبر ۶۷۹۹ منکہ محبوب الٰہی ولد جناب میاں نذیر احمد صاحب ٹھیکیدار قوم کھچی جٹ پیشہ ملازمت عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی چک جھمرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ اکیس مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(ا) میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں خدا کے فضل سے میرے والد صاحب اس وقت زندہ ہیں۔ بدیں وجہ ان سے مجھے کسی قسم کی کوئی جائیداد تا حال حاصل نہیں ہوئی۔ ان کی جائیداد میں اسوقت میرے دو بھائی بھی برابر کے شریک اور حصہ دار ہیں۔

(ب) میرا گذارہ اسوقت بسلسلہ ملازمت سرکار ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت مجھے مبلغ چالیس -/۴۰ روپیہ ماہوار شرح سے ملتی ہے۔ اس کے ساتھ مہنگائی الاؤنس مبلغ -/۸/۱۲ روپیہ ماہوار ملتا ہے گویا اسوقت مجھے مبلغ -/۸/۵۲ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اسکے علاوہ یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ یا ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کروں۔ تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا فقط مورخہ ۲۱/۵/۴۳ العبد:۔ بقلم خود محبوب الٰہی بی۔ اے کلرک دفتر فنانشل کمشنر لاہور۔ بتاریخ ۲۱ر مئی ۱۹۴۳ء گواہ شد:۔ بقلم خود حکیم نذیر احمد برق خاندانی طبیب ساکن چک ۱۳۵ ڈاکخانہ چک ۲۰۲ رکھ ضلع لائلپور حال وارد شہر لاہور ۲۱/۵/۴۳ گواہ شد:۔ عبد اللطیف اور سیر احمدی ڈسپیچار ہیڈ ڈویژن سر گنگا رام بلڈنگ دی مال لاہور ۲۱/۵/۴۳

نمبر ۶۷۲۴ منکہ حشمت علی ولد بابو غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال ۸ ماہ پیدائشی احمدی ساکن فیروز پور شہر میری اسوقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد منقولہ مبلغ چھپن روپے -/۵۶ RS بمد امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں جمع ہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری آمد اوسطاً -/۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد:۔ حشمت علی مورخہ ۹/۵/۴۳ ملتانی گیٹ۔ دھوبی محلہ۔ فیروز پور شہر۔ گواہ شد:۔ نور الحق انور فیروز پور شہر ۹/۵/۴۳ گواہ شد:۔ محمد جمیل خان محاسب جماعت احمدیہ فیروز پور شہر ۹/۵/۴۲

الفضل کے جن مقامی خریدار اصحاب کا چندہ ختم ہے۔ ان سے وصولی کیلئے فرداً فرداً درخواست کی گئی ہے۔ تمام خریداروں سے گذارش ہے کہ بہت جلد چندہ ادا فرما کر ممنون فرما دیں۔ جن خریداروں کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کا پرچہ روک دیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۴ر جون - آج رات برلن ریڈیو پر خبر سنائی گئی ہے کہ روسی فوجیں کل اپنی جارحانہ سرگرمیوں کے علاوہ ویلش کے علاقہ کے ایک مقام میں داخل ہو گئیں۔ مشرقی محاذ پر جنگ پھر تیز ہو گئی ہے۔ کیوبن اور مٹسی کے علاوہ اوریل میں بھی جنگ تیز ہو گئی ہے۔ چار راتیں مسلسل دو ہزار روسی بمبار محوریوں کے اہم اڈوں پر حملے کرتے رہے۔

لنڈن ۱۴ر جون - روم ریڈیو نے آج اعتراف کیا ہے کہ دشمن درہ ڈسے پر کھڑا ہے اور اٹلی کو اس وقت ایسی خطرناک صورت حالات کا سامنا ہے کہ جس کا اٹلی کی موجودہ تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۳ر جون - لارڈ ہیلی فیکس کے سب سے چھوٹے فرزند لیبیا کی لڑائی میں ایک ہوائی حملہ کے دوران میں سخت زخمی ہو گئے تھے ان کی دونوں ٹانگیں کاٹ دی گئی ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کے بھائی پچھلے اکتوبر کے دوران میں لیبیا میں ہلاک ہو گئے تھے۔

واشنگٹن ۱۰ر جون - محکمہ بحر نے ایک نئے خفیہ ہتھیار کا انکشاف کیا ہے۔ اس ہتھیار سے فائدہ یہ ہوگا کہ امریکن جنگی جہاز جہاں زیادہ فاصلہ طے کر سکیں گے۔ وہاں ان کی حملہ کرنے کی طاقت بھی بہت زیادہ ہو جائیگی اور اس میں تیل کی کھپت کی ۲۵ فیصدی بچت ہو سکے گی۔

واشنگٹن ۱۳ر جون - معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۳ء میں امریکہ جنگ پر ایک نیل چھ لاکھ ڈالر خرچ کرے گا۔ ۱۹۴۲ء کی نسبت ۱۹۴۳ء میں ۸۰ فیصدی زیادہ خرچ آئے گا۔ ۱۹۴۲ء میں ۵۹ کھرب ڈالر خرچ آیا ہے۔

لنڈن ۱۳ر جون - مسٹر ایمری وزیر ہند نے آج تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے بعد سلطنت کی ہوائی سروس ایک یونٹ ہوگی اور اس میں ہر ملک کو اپنے حصہ پر کنٹرول حاصل ہوگا۔ مستقبل میں وائرلیس اور ٹیلی وژن اس قدر ترقی کر جائیں گے کہ مختلف حکومتوں کے نمائندے اپنے صدر مقامات میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے کی باتیں سن سکیں گے۔ اور ایک دوسرے کو دیکھ سکینگے۔

لنڈن ۱۴ر جون - ٹرکی اور جرمنی کے تعلقات نازک مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں۔ جرمنوں کو شبہ ہے کہ ٹرکی جنگ میں شامل ہونیوالا ہے اور ترکوں کا خیال ہے کہ جرمنی اس شبہ کے زیر اثر ان پر حملہ کر دیگا۔ بہت سے فوجی ماہرین ٹرکی کا جنگ میں شامل ہونا یقینی سمجھتے ہیں۔

لنڈن ۱۶ر جون - سسلی اور اٹلی میں دشمن کے رسد اور کمک کے راستوں - ریلوے سٹیشنوں اور سڑکوں پر انگریزی طیاروں نے بمباری کی۔

لنڈن ۱۶ر جون - کل جنرل ڈیگال اور جنرل جیرو نے جنرل کاترو کے مکان پر آپس کے اختلافات کے متعلق بات چیت کی۔ کل نئی فرانسیسی ایگزیکٹو کے چھ ممبروں نے اپنے طور پر جنرل جیرو سے ملاقات کی تھی۔ [illegible] نے کل تمام فرانسیسیوں سے اپیل کی کہ وہ فرانس کی آزادی کی سالگرہ منائیں۔

نئی دہلی ۱۵ر جون - انگریزی طیاروں نے اکیاب (برما) میں دشمن کے اہم ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ ٹونگو ایک اور ریلوے سٹیشن کو شدید نقصان پہنچا۔ بالو کے جزیرہ نما میں دشمن کے ٹھکانوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ ایک ہوائی جہاز واپس نہیں آیا۔ ان کے علاوہ امریکی طیاروں نے بھی مختلف علاقوں پر حملے کر کے شدید نقصان پہنچایا اور سب واپس آ گئے۔

چنگ کنگ ۱۵ جون - چینی فوجوں نے جنوبی ہوپے میں کوکانگ کے مشہور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ چنکیانگ کے صوبہ میں جہاں سے کہ ٹوکیو پر بم ہو سکتے ہیں ۱۰ اہم جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

چنگ کنگ ۱۵ جون - ہندوستان برما اور چین کی امریکی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سٹلویل واشنگٹن اور لنڈن کے دورہ کے بعد آج یہاں واپس پہنچ گئے۔

لنڈن ۱۵ر جون - انگریزی طیاروں نے روہر میں صنعتی رقبوں پر بمباری کی۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ بادل چھائے ہوئے تھے۔ اس لئے نتائج کا صاف پتہ نہیں لگ سکا۔ شمالی فرانس میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔ ان حملوں کے بعد ہمارے ۱۸ ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔

لنڈن ۱۵ جون - جنرل آئزن ہوور کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتوار کو سسلی میں میسینا میں ریلوے یارڈوں کو نشانہ بنایا گیا۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ نیز سمندر میں دشمن کے ایک جہاز پر گولی نشانے پر لگی۔

لنڈن ۱۵ر جون - امریکی طیاروں نے ڈچ نیوگنی کے کنارے سو ہزار ٹن کے ایک مال لے جانے والے جاپانی جہاز پر حملہ کیا۔ پانچ پانچ سو پاؤنڈ کے دو بم نشانہ پر لگے۔ دو جاپانی بمبر بھی برباد کر دیئے گئے۔

واشنگٹن ۱۴ر جون - امریکی آب دوزوں نے بحر الکاہل میں جاپان کے ۱۶ جہاز ڈبو دیئے ہیں۔

بیونس آئرس ۱۵ جون - ارجنٹائن کے نئے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ ہم امریکہ سے ایسا سمجھوتہ کرنے کو تیار ہیں۔ کہ جس کے رو سے ارجنٹائن اپنا پٹرولیم دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ امریکہ تیل نکالنے کی مشینری مہیا کرے۔

لنڈن ۱۶ جون - برطانوی افسروں نے شام، فلسطین اور ترکی کی درمیانی سرحد بند کر دی ہے۔ اسکی اطلاع سرکاری طور پر ترکی کو کر دی گئی ہے۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ فلسطین اور شام سے کسی جنگی سرگرمی کی اطلاع ترکی کو نہ پہونچ سکے۔ کیونکہ ترکی سے یہ خبریں محوری ممالک میں پہونچ سکتی ہیں۔

چنگ کنگ ۱۶ جون ہوپے کے صوبہ میں چینی فوج کی پیش قدمی کی وجہ سے جاپانی فوج بھاگ رہی ہے۔ چینی فوج نے چاسی ٹانی کے شہر پر قبضہ کر کے آدھی جاپانی فوج کا صفایا کر دیا ہے۔ پی سی چانگ کے ایک اہم جاپانی ہوائی اڈے پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔

پشاور ۱۶ جون وزارت سرحد نے شہر کی میونسپل رقبہ میں دوکانداروں کے لئے ہفتہ میں ایک تعطیل دینے کا قانون پاس کرنے کا فیصلہ کیا ہے

نئی دہلی ۱۶ جون - امریکہ کی ڈیفنس سپلائی کارپوریشن نے ہندوستانی کارخانوں کو دس کروڑ گز سن کا کپڑا تیار کرنے کا آرڈر دیا ہے۔

ماسکو ۱۶ جون - ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب یورپ پر اتحادی حملہ کرینگے تو روسی فوجیں بھی پورے زور کے ساتھ دشمن پر ٹوٹ پڑیں گی۔

ماسکو ۱۵ جون - روسی فوج نے جرمنی پیدل فوج کی ایک کمپنی کا صفایا کر دیا۔ ایک علاقہ میں جرمنوں نے دریا عبور کرنے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر